

١٣٢٠ هـ

رد المرضية

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ

ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبدالستار سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاموں سے اثرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پرنس (Ridawi Press) نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الْجَزَاء

رسالہ ردُّ الفرضة

(تیاری را فہیسوں کا رہ) www.alahazratnetwork.org

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ از سیتاپور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مهدی صاحب ۲۳ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بینی سیدہ سنتی المذهب نے انتقال کیا اس کے بعض
بنی علم رافضی تبرائی ہیں، وہ عصیہ بن کرور شری سے ترک کر لینا چاہتے ہیں حالانکہ روا فرض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں، اس
صورت میں وہ سنتی ارش ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ تنہ تو توجہ روا۔

الخواب

الحمد لله الذي هدانا وكتفانا، وأوان عن
الرُّفْض والخروج، وكل بلاء نجانا، والصلوة
والسلام على سيدنا ومولتنا وملجاناً وما وانا
محمد وأله وصحبه الأولين إيماناً والاحسنين
احساناً والامكين ايقاناً أميناً!

صورتِ مستفسرہ میں یہ رافضی اس مژہ وہ سینہ کے ترکے سے کچھ نہیں پاسکے اصلًا کسی قسم کا استھان نہیں رکھتے اگرچہ بُنیٰ علم نہیں خاص حقیقی بحثیٰ بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کھلاٹے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی مجرومی دینی اخلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے :

موانع الارث اربعۃ (القولہ) و اخلاف و راشت کے موانع پاڑیں، دین کا اختلاف، انکے الدینین یہ بیان کیا۔ (ت)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرانی جو حضرات شیخین صدیقی اکبر و فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ حرف اسی قدر کہ انھیں امام خیلیشہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدة فہرست حقیقی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کا فرہے۔ درمختار مطبوعہ مطبع ہائی صفحہ ۶۳ میں ہے :

ان انک بعض ما علم من الدین ضرورة کفر
بها کقوله ان اللہ تعالیٰ جسم کا لا جسام و
انکسارہ صحیۃ الصدیق یہ
اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے
مشدّیہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے
یا صدیقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

خطاطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۲۲ میں لہبہ، وکذا اخلاق فہرستہ اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل ۱۵ اور غزانۃ المفہیم قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من نیع الاقداء ارب و من لا نیع میں ہے :

رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بعثتی گمراہ ہے اور اگر خلافت صدیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو فہو کافر یہ تو کافر ہے :

فتح القدير شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۲۸ اور حاشیہ تبیین العلامہ احمد الشلبی مطبعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے :

لہ السراجی فی المیراث	فصل فی الموانع
ص ۳	ایک ایم سعید کمپنی کراچی
۸۳/۱	باب الامامة مطبع مجتبی دہلی
۲۹۲/۱	باب الامامة دار المعرفۃ بیروت
۲۸/۱	سہ غزانۃ المفہیم کتاب الصلوٰۃ فصل فی من نیع الاقداء ارب و من لا نیع قلمی

فی الرِّوافِضِ مِنْ فَضْلِ عَلِیٰ عَلَیِ الْمُشَاهَةِ
فِی بَسْتَدِعِ وَانْ انکر خلافة الصديق او عمر
رضي الله عنهما فهُوَ کافر ^{بِالْحَقِّ}
رضي الله تعالى عنهمَا کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وہیز امام کردی مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے:

من انکر خلافة ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے، یہی
خلافت ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے، یہی
کافر فی الصحیح و من انکر خلافة عمر رضی الله
تعالیٰ عنہ فهُوَ کافر فی الاصح۔

تبیین الحقائق شرح گنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۲ میں ہے:

قال المرعینی فی تجویز الصلة خلف صاحب
ہوی و بداعة ولا تجویز خلف الرافضی والجهمی
القدیری والمشیبہ ومن يقول بخلق
القرآن حاصلہ ان کا هوی لا یکفر به
صاجدہ تجویز مع الکراہة ^{وَالاَفْلَاتِ} www.al-harratnetwork.com
بوجایے گی ورنہ جمیں۔

فتاوی عالمگیر مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۹۶ میں اس عبارت کے بعد ہے:

هكذا فی البیین والخلاصہ وهو الصحیح . ایسا ہی تبیین الحقائق وخلافہ صوریں ہے اور یہی صحیح ہے
هكذا فی البدائع -

اسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ اور برازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور الابشاد قلمی فن شانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار
والبعمار مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸ اور فتاوی القریونیہ طبریہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور واقفات المفتین مطبوعہ مصر
ص ۱۳ سب میں فتاوی خلاصہ سے ہے:

الرافضی ان کا نیسب الشیخین و یلعنهما
رافضی تبرانی جو حضرات شیخین رضی الله تعالیٰ عنہما کو
(والعیاذ بالله تعالیٰ) فهُوَ کافر و ان کا
معاذ الله برائے کافر ہے، اور اگر مولا علی کرم الله

لہ حاشیہ ابی بنی الحقائق کتاب الصلة باب الامامة والحدث فی الصلة مطبوعہ لکبری الامیر مصیر ۱/۱۳۵

لہ فتاوی برازیہ علی ہاشم فتاوی ہندہ نوع فیما یتصل بها ما یجب الکفارہ من اہل ابدرع نورانی کتبخانہ پشاور ۹/۳۱۸

لہ تبیین الحقائق کتاب الصلة باب الامامة والحدث فی الصلة مطبوعہ لکبری الامیر مصیر ۱/۱۳۳

یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ علیہما تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر در عرفار و ق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضل بتا تو کافر نہ ہو گا مگر گراہ ہے۔ فہم مبتدع ہے

اُسی کے صفحہ مذکورہ اور بر جندي شرح فتاویٰ مطبوعہ نکھنو جلد ۳ ص ۲۱ میں فتاویٰ ظہیریہ سے ہے: من انکس امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کا فر ہے تعالیٰ عنہ فہم کافر و علی قول بعضہم ہے مبتدع و لیس بکافر و الصحيح اند کافر و کذلک من انکس خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنده فی اصحح الاقوال ہے۔

وہیں فتاویٰ بڑازیہ سے ہے:

ویجب اکھارہم باکفار عثمان وعلی و طلحہ و
نزبیں و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
و حضرت علیہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کافر کتھے ہیں۔
بجز الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے:

یکھر، با نکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کا نکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنده علی الاصح ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابجر مطبوعہ قسطنطینیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے،
الرافضی ان فضل علیا فہم مبتدع و ان انکر رافضی اگر صرف تفصیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر خلافۃ الصدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

- | | |
|-------|--|
| ۱۶۹/۶ | لہ فتاویٰ بڑازیہ علی حامش فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یتصل بها نورانی کتب خانہ پشاور |
| ۲۱۰/۳ | لہ بر جندي شرح فتاویٰ کتاب الشہادۃ فصل بقیل الشہادۃ من اہل الحوار نوکشونر نکھنو |
| ۳۱۸/۶ | ۳۔ فتاویٰ بڑازیہ علی حامش فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یتصل بها علی یحییٰ الکفارہ نورانی کتب خانہ پشاور |
| ۱۲۱/۵ | ۴۔ بجز الرائق باب احکام المرتدين ایچ لام سید کمنی کراچی |
| ۱۰۸/۱ | ۵۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابجر کتاب الصلة فصل الجامعۃ سنۃ مؤکدۃ دار احیاء التراث العربي بیروت |

اُسی کے صفحہ ۶۳۱ میں ہے :

یکر بانکارہ صحبتہ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بانکارہ امامتہ علی الاصح و بانکارہ صحبتہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔

جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابت کا انکار ہو کافر ہے۔ یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار کرے مذہب اصحاب میں کافر ہے، یونہی عرف اروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابت کا انکار قولِ صحیح پر کافر ہے۔

غاییہ شرح غیر مطبوعہ قسطنطینیہ ص ۱۵۱ میں ہے :

المراد بالمبتدع من يعتقد شيئاً على خلاف ما يعتقد أهل السنّة والجماعة وإنما يجوز الاقتداء به مع الكراهة اذا لم يكن ما يعتقد يؤدي الى الكفر عند اهل السنّة اما لو كان مؤدياً الى الكفر فلا يجوز اصلاحه لغلاة من الواقف الذين يدعون الالوهية لعل رضي الله تعالى عنه اوان النبوة كائناً له فغلط جبريل ونحو ذلك مما هو كفر وكذا من يقذف الصديقة او ينكش صحبة الصديق او خلافته او يسب الشيوخين۔

بدمہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات کا مہنت جماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو، اور اس کی اقدام کر اہست کے ساتھ اُس حال میں جائز ہے جب اُس کا عقیدہ مہنت کے زدیک کفر تک نہ پہنچانا ہو، گر کفر تک پہنچانے کے اصل جائز نہیں، جیسے غالی راضی کرموں علی حرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کتے ہیں، یا یہ کہ نبوت ان کے نئے سنتی جبریل نے غلطی کی۔ اور اسی قسم کی اور باقی میں کفر ہیں، اور یونہی جو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ اس تھمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کے۔

کفار شرح ہدایہ مطبع مبینی جلد اول مستخلص المحتات شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص ۳۲ میں ہے :
 ان کاں هوا کیف اہله کا لجهبی والقدری
 الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی
 الذی ینکش خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 لا تجوز القلوک خلفۃ

بدمہبی اگر کافر کردے جیسے جبھی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کے، اور راضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اُس کے یچھے نماز جائز نہیں۔

- ۱- مجمع الانہر شرح ملتقی الاجر باب المرتد فصل ان الفاظ الکفر انواع دارای احادیث العرب بیروت ۱۹۹۲/۱
- ۲- غاییہ مستثنی فصل الاولی بالاماۃ سیل اکیدیتی لاہور ص ۱۵۵
- ۳- مستخلص المحتات باب فی بیان احكام الاماۃ مطبع کاشی رام برودجس لاہور ۲۰۲/۱
- ۴- الکفاۃ مع فتح القیر باب الاماۃ فوریہ رضویہ سکھر ۳۰۵/۱

شرح کنز الملا مسکین مطبع مصر جلد اول ص ۲۰ علی ہاش فتح المعین میں ہے :

فی الخلاصۃ یصوّح الاقتداء باهله الادھواء الا الجمیة والجبریة والقدریة والافتضی العالی ومن يقول بخلق القرآن والمشبه، وجملته ان من كان من اهل قبلتنا ولهم يغلب في هواه حق لعمیکم بکونه کافر تجوز الصلوة خلفه وتكراہ واراد بالافتضی العالی الذي ینكرو خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لی

خلافہ میں ہے بد مذہبیوں کے چیخھے نماز بر جاتی ہے سوئے جمیعہ بہرہ قدریہ و رافتی عالی قال خلق قرآن و مشید کے اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بد مذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اُسے کافر نہ کہا جائے اُس کے چیخھے نماز بکرا ہست جائز ہے۔ اور رافتی عالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

طحاوی علی مراتق الفلاح مطبع مصر ص ۱۹ میں ہے :

ان انکر خلافۃ الصدیق کفرو الحق فی الفتیح عمر بالصدیق فی هذا الحكم والحق فی البرهان عثماۃ بهما الصدا ولا تجوز الصلوة خلف منکر المسمی علی الحفیین او صحیحۃ الصدیق ومن یسب الشیخین او یقذف الصدیقة ولا خلف من انکر بعض ما اعلمه من الدین ضرورة لکفره ولا یلتفت الی تاویله و اجتہاده سے کسی شے کا منکر ہو کر وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا ز اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔

نظم الفرائد منظومہ علام ابن وہیان مطبوعہ مصر ہاشم جعید ص ۳ اور نسخہ قدیر قلیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے :

ومن لعن الشیخین او سب کافر
وصحح تکفیر منکر خلافۃ ال
عیق و فی الفاروق ذلک الا ظہر

لہ شرح کنز الملا مسکین علی ہاش فتح المعین باب الامامة ایچ ایم سعید مسکینی کراچی ۲۰۸/۱
۳۔ طحاوی علی مراتق الفلاح باب الامامة نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۹۵
۴۔ نظم الفرائد منظومہ ابن وہیان

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرابچے یا براکے کافر ہے، اور جو کے یہ اللہ سے پا تھے مراد ہے وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں قولِ مسمع مکفیر ہے اور یہی دربارہ انکار خلافت فاروق رضی اللہ عنہ اظہر ہے۔

تہسیر المعاصرہ شرح وہبیانیہ للعلماء الشریفیان قلمی کتاب المسیر میں ہے:

الافتضى اذا سب ابابك وعمر رضى الله تعالى عنهما كوبرا كنه يا
عنهمما ولعنهما يكون كافر او ان فضل عليهمما
عليا لا يكفر وهو مستدعا له

اسی میں وہیں ہے:

من انکر خلافۃ ابی یکرا الصدیق فھو کافر
فی الصحیح وکذا منکر خلافۃ ابی حفص
عن ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر صحیح پر
خلافۃ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر
کافر ہے، اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافۃ فاروق
الاظہر لے

فتوى علام روح آفندى پھر مجموع شیعۃ الاسلام عبد اللہ آفندی، پھر مفہی المستغتی عن سوال المفتی، پھر عقود الدریۃ مطبع مصر جلد اول ص ۹۲ و ۹۳ میں ہے؛

الر وافقن كفرا جمعوا بين اصناف الکفر منها
انهم ينكرون خلافة الشیخین ومنها انهم
يسبون الشیخین سود الله وجوههم فـ
الداسین فمن اتصف بواحد من هذـة
الامور فهو کافر ملتفطاً
اُخـیـن مـیـں سـے :

لہ تیر المقادس شرح وہانہ للشہر نیلامی

" " " " "

٣- عمود الدرية باب الردة والتعزير ارگ بازار قندھار افغانستان ۱ / ۳ - ۱۰۳

شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہنا ایسا ہے جیسا
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی
کرنا، اور امام صدر سید نے فرمایا: جو شیخین کو بُرا
مجھے یا بترا بگئے کافر ہے۔

اما سب الشيختين رضى الله تعالى عن هما فانه
كتب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
وقال الصدر الشهيد من سب الشيختين
ولعنة هما يكفر به

علماءَ دُولتِ عُمَانِ یک کمیٰ سُجیّہ نصرتِ الٰہی سے موید رہے، ان سے جواہار شیخ الاسلام ہوئے اخنوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دے، بہت نے طویل بیان لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف کئے، اور انھیں میں سے جخنوں نے روافعن کے کفر و ارتذا کا فتویٰ دیا۔ محقق عینصر ابو مسعود آفندی عدادی (سردار مفتیان دُولتِ عُمَانِ یہ) ہیں اور ان کی عبارت علماء کراہی جی نے اپنے مسلم مر فقیہہ مسمیٰ به فرائد سینہ کی شرح میں نقل کی۔

عقوب الدريري میں بعد نقل فتویٰ مذکورہ ہے ،
وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة
العثمانیة لامنالت مؤیدۃ بالنصرۃ العلیہ
الافقاء فی شان الشیعۃ المذکوریت و قد
اشبیع الكلام فی ذلك کثیر منہم والفواید
السائل و ممن افتقی بینحو ذلك فیہم
المحقق المفسر ابوالسعود افندي العمادی
ونقل عبارته العلامہ الکواکبی الحلبی فی
شرحہ علی منظومته الفقیہۃ المسماۃ
بالفرائد السنۃ

اشباء قلی فن ثانی باب الرواۃ اور احکاف ص۱۵ اور الفتوی جلد اول ص۲۵ اور واقعات المفین
ص۳۱ سب میں مناقیب کرداری سے ہے :

**یکھر اذا انکر خلافتھما او یبعضھما المحبۃ
النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لھما۔**

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ راضیٰ تبرآنی ایسے کافر ہیں جن کی توہینی قبول نہیں، تنور الابصار متن درخواست
مبلغ ہائی ص ۳۱۹ میں ہے،

کل مسلم استدفوبہ مقبولۃ الا ان کافر
بسب النبی والشیخین او احد همابه
اشباء والنظر قلمی فن شانی کتاب السیرا در فارسی خیری مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۳ و ۹۵ اور آجت
الابصار والبصر مطبوعہ مصر ص ۱۸۱ میں ہے:

کافر تاب فتویتہ مقبولۃ فی الدنیا والآخرة
الاجماعۃ الکافر بسب النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وسائل انبیاء، و بسب
الشیخین او احد همابه
ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوفون یا ایک کو برا کرنے کے باعث کافر ہوا۔
در محترمین ہے:

فی البحر عن الجوهرة معزی بالشهید من سب
الشیخین او طعن فیهم اکفر ولا تقبل توبتہ
وبه اخذ الدبوسی و ابواللیث وهو المختار للفتوی
انتهی وجزءہ الاشباء واقرئ المصنف
فیہ ابواللیث ثم قدی تے فتوی دیا، اور یعنی قول فتوی کے لئے محترم ہے، اسی پر اشباء میں جزم کیا اور علام
شیخ الاسلام محمد بن عبد الرحمن عزیزی تبرقاشی نے اسے برقرار رکھا
اور پڑھا کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترک نہیں پاستا، در محترم صفحہ ۲۸۳ میں:

موانعہ الرق والقتل واختلاف الملتین
یعنی میراث کے مانع میں غلام ہوتا اور مورث کو قتل رہنا
اسلاما وکفرًا ملتفقاً
او مرورث ووارث میں اسلام وکفر کا اختلاف۔
تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۳۰ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۲۵۲ میں ہے:

۲۵۶-۵۶/۱	طبع مجتبائی دہلی	کتاب الجہاد	باب المرتد	له در محترم
۱۰۲/۱	دار المعرفہ بیروت	کتاب السیر	باب المرتدین	له فتاویٰ خیریہ
۳۵۶/۱	طبع مجتبائی دہلی	طبع مجتبائی دہلی	باب المرتد	له در محترم شرح تنیر الابصار
۳۵۶/۲	” ” ” ”	” ” ” ”	” ” ” ”	له در محترم ” ” ” ” کتاب الفرالق

۱۷
۱۷

اجتہاد الدین ایضاً یہ مفہومِ اس اور میراث ہے،
الخلاف بین الاسلام والکفر لیے
اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔
بلکہ راقفی خواہ و بابی خواہ کوئی کلمہ گز جو باوصفت ادعاے اسلام عقیدہ کفر کے وہ تو بتصریح
امم دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ مطبع مصطفیٰ جلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور
درختار صفحہ ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۷ صفحہ ۱۳۲ میں ہے؛
صاحب الہوی ان کان یکفر فھو بمتزلة بدنه بہ اگر عقیدہ کفر یہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ
المرتدیہ ہے۔

غرض من درطبع مصر جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ میں ہے:

ذوہوی انت اکفر فکا المرتدیہ بدنه بہ اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔
ملحقی الابحر اور اس کی شرح مجھے الانہر جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ میں ہے:
ان حکم بکفرہ بہ امر تکبہ ہفت الہوی اگر اسی بدنه بہ کے سبب اُس کے کفر کا حکم
فکا المرتدیہ دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۴ اور طلحۃ تھبیر اور اس کی شرح حدیثہ نبیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ
۲۰۸ اور برجندي شرح فتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۲۰ میں ہے:
یجب اکفار الرذ افضل فی قولہم بر جمعۃ الاموات یعنی راقفیوں کو ان کے عقائد کفر یہ کے باعث
الى الدنيا (الی قوله) و هؤلاء القوم کافر کننا و اجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے
خارج ہیں اُن کے احکام بعدینہ مرتدین کے احکام خارجون عن ملة الاسلام و احکام مهمنہ
احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ۔ یہیں، ایسا ہی فتاویٰ تھبیر یہ میں ہے۔

اور مرتد اصلہ صالح و راشت نہیں، مسلمان تو مسلمان کسی کا فرجحتی کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا

۱۔ تبیین الحقائق	کتاب الفرقان	المطبع الکبریٰ الامیریہ مصر
۲۔ فتاویٰ ہندیہ	الباب الثامن فی وصیة الذمی والحربی	نورانی کتب خانہ پشاور
۳۔ فتاویٰ ہندیہ	کتاب الوصایا فضل وصایا الذمی	احمد کامل اسکانیہ العلییہ مصر
۴۔ فتاویٰ ہندیہ	مجھے الانہر شرح ملحقی الابحر کتاب الوصایا	باب وصیة الذمی دار احیاء الراث العربیہ یرو
۵۔ فتاویٰ ہندیہ	نورانی کتب خانہ پشاور	باب المرتدین

ترکہ بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۶ ص ۳۵۵ میں ہے: **المرتد لا يرث من مسلمو ولا من مرتد مثله** ہو گا، ایسے ہی **مجیط** میں ہے۔ (ت) **کذا فی المحيط**
خزانة المفتین میں ہے:

المرتد لا يرث من أحد لامن السالم ولا من
الذمي ولا من مرتد مثله **لهم** اپنے جیسے مرتد کا۔ (ت)
یہ حکم فقیہ مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبراؤ انسکار خلافت شیعین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریاتِ دین
کا انکار نہ کرتے ہوں،

والاحوط فيه قول المتكلمين انهم ضلال اس میں محاط متكلمین کا قول ہے کہ وہ گراہ اور جسمی
من کلاب النار لا كفار وبه ناخذ۔ **لهم** کتنے میں کافرنہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (ت)
اور وافق زبانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی الحوم مکران ضروریاتِ دین اور باجماع مسلمین لعیناً قطعاً
کفار مرتدین میں یہاں تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافرنہ جانے خود کافر ہے، بہت عظیمہ کفریہ
کے علاوہ دو کفر صریح میں اُن کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں؛

كفر أهل: **قرآن عظيم** کونا قص بتاتے میں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عمان غنی ذوالنورین
یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھادیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدلتے، کوئی کہتا ہے یہ
نقض و تبدل اگرچہ لعیناً ثابت نہیں محمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقض یا تبدل کسی طرح کے
تصرف بشری کا داخل مانے یا اُسے محمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحتہ قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے، اللہ
عز وجل سورہ جھرمیں فرماتا ہے:

إنا نحن نزلنا الذكر واتاله لحافظوت **بیشک** ہم نے آثاراً یہ قرآن اور **بیشک** بالیقین
ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریعت مطبوع تکمیل صفحہ ۳۲۸ میں ہے:

لـ فتاویٰ ہندیہ کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اہل الکفرانہ نوافی کتب خانہ پشاور ۲۵۵/۶

لـ فزانۃ المفتین کتاب الفرائض قلی ۲۵۰/۲

تـ القرآن اکریم ۹/۱۵

لحفظون ای من التحریف والزیادة و
النقص لے

تبديل و تحریف اور کمی میشی سے حفاظت کرنے والے
ہیں۔ (ت)

جلالین شریف میں ہے :

یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم خود اُس کے نگہان ہیں
اُس سے کہ کوئی اُسے بدل دے یا اُٹ پڑ کرے
یا کچھ بڑھادے یا لگھادے۔

لحفظون من التبدیل والتحریف والزیادة
والنقص لے

یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ ان میں تحریف و
تبديل نے دخل پایا، اور قرآن اس سے محفوظا ہے
تمام مخلوق جن والنس کسی کی جان نہیں کہ اُس میں ایک
لقطی یا ایک حرف بڑھادیں یا تم
کر دیں۔

جمل مطبع مصر جلد ۲ ص ۵۶۱ میں ہے :
بخلاف سائر الكتب المنزلة فقد دخل فيها
التحریف والتبدیل بخلاف القرآن فانه
محفوظ عن ذلك لا يقدر أحد من
جميع الخلق الانس والجئن انت یزید
فیه او ینقص منه حرفا واحداً كلمة واحدة.

بیشک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے باطل کو اس
کی طرف اصلاً راہ نہیں، نہ سامنے سے زیچھے سے،
یا آتا ہوا ہے حکمت والے سرا ہے بُرے کا۔

الله تعالى سورہ حم السجدہ میں فرماتا ہے :
وإنه لكتاب عزیز لا يأبه به الباطل من
بین يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم
حبيبه

تفسیر معامن التزلیل شریف مطبع عربی جلد ۳ ص ۳۵ میں ہے :
یعنی قادہ و سدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے
قرآن میں کچھ لگھا بڑھا بدل نہیں سکتا۔ زجاج نے کہا
باطل کہ زیادت و نقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ

قال قتادة والسدی الباطل هو الشيطان
لا يستطيع انت یغیر او یزید فيه او ینقص
منه قال الزجاج معناه انه محفوظ من

۳۰۰/۲	طبع مجتبائی دہلی	لہ از الرزیل المعرف بالیقاؤ تخت آیۃ انا نحن نزلنا الذکر الـ
۲۱۱	اصح المطابع دہلی	لله تفسیر جلالین
۵۳۹/۲	مصطفیٰ البانی مصر	۳۰ الفتوحات الافہمیہ
		۳۰۰/۲۱

ہے، کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے تو پس پشت سے۔ اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے۔

ان ینقص منه فیأتیه الباطل من بین
یدیه او زاد فیه فیأتیه الباطل من
خلفه وعلى هذ المعنی الباطل التزیادة
والنقصان.

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبد العزیز بخاری شرح اصول امام بہام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطینیہ

جلد ۳ ص ۸۹ و ۸۸ میں ہے:

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا غصون ہوتا زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا، بعد وفات اقدس مکن نہیں، بعض وہ لوگ کہ رافضی اور نرسے زندگی میں بظاہر مسلمانی کا نام لے کر اپنا پرده ڈھانکتے ہیں اور حقیقتہ انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والابھی مکن ہے، وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آئیں امامت مولا علی اور فضائل اہلیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب وہ زمانہ مرض گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بیشک ہم نے اماراتہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام تمسیح الامر کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

امام قاضی عياض شفاف شریف مطبع صدیقی ص ۴۲ میں بہت سے لیقینی اجماعی کفر بیان کر کے

فرماتے ہیں،

وکذا ک و من انکر القراءات او
حرفا منه او غير شیثا منه

او زاد فیه۔

پھر بدلتے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ نیا دبتا۔

فَوَّاتِ الرَّحْمَةِ شَرِحِ سُلَيْمَانِ الْبَشْتَرِ مُطَبَّعُ لِكُتُبَّهِ ۖ ۱۱ میں ہے:

اعلم افی رأیت فی مجمع البیان تفسیر
الشیعۃ انه ذهب بعض اصحابهم الى ان
القرآن العیاذ بالله کان من ائد اعلى هذا المکتب
المقرر قد ذهب بتقصیر من الصحابة
الجماعین العیاذ بالله که يختر صاحب ذلك
التفسیر هذ القول فمن قال بهذا القول
 فهو کافر لانکاره الضروری۔

یعنی میں نے طبری رافضی کی تفسیر جمیع البیان میں دیکھا
کہ بعض رافضیوں کے ذہب میں قرآن عظیم معاوۃ اللہ
اس قدر موجود سے زائد تھا جن صحابہ نے قرآن جمیع کیا
عیاذ بالله اُن کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے
یر قول اختیار نہ کیا، جو اس کا مقابل ہو کافر ہے کہ
ضروریاتِ دین کا منکر ہے۔

کفر دوم : ان کا ہر تنفس سیدنا امیر المؤمنین علی کرم اشرف جسم النکیم و دیگر انہ طاہرین رضوان الشر تعالیٰ
علیهم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سالبین علیم الصداوة والتحمات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی
غیر نبی کو نبی سے افضل کے با جماعت مسلمین کافر بے دین ہے۔ شفار شریف صفحہ ۳۹۵ میں انہی اجھائی کفروں
کے بیان میں ہے :

و كذلك نقطہ بتکثیر غلاۃ الرافضۃ فی قولہم
ان الائمة افضل من الانبیاء۔
اور اسی طرح ہم لیقی کافر جانتے ہیں اُن عنانی
رافضیوں کو جواہر کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل فتوی کتاب الروضہ بیہر امام ابن حجر مکی اعلام بقاطع الاسلام مطبع مصر صفحہ ۲۲ میں کلام شغا
نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں، ملا علی قاری شرح شغا مطبوعہ قسطنطینیہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶ میں فرماتے ہیں،
ہذا کفر صریح یہ کھلا کفر ہے۔ من خ الروض الازہر شرح فہم اکبر مطبع حنفی ص ۱۳۶ میں ہے:
ما نقل عن بعض الکرامیہ من جواہر کون الولی وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہو کہ جائز ہے کو وہ نبی سے
افضل من النبی کفر و ضلالۃ والحاد مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالۃ و بیے دینی و

۱- الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل فی بیان ما ہو من مقالات المطبعة الشرکة الصحافية ۲۰۲/۲

۲- فوایح الرحمۃ بذیل المستفی مسلک کلی مجتہد فی المسکلة الاجتہاد غشوار الشفیف ارضی قم یزدان ۳۸۸/۲

۳- الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل فی بیان ما ہو من مقالات ۲۰۵/۲

۴- شرح الشفاء ملا علی قاری دار الفکر بیروت ۵۱۹/۲

وچھالہ۔

شرح متنا صد مطبوع قسطنطینیہ جلد ۲ ص ۵۰۳ اور طایفہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر فصل اول باب شانی
میں ہے :

وَاللَّفْظُ لِهَانَ الْجَمَاعُ مُنْعَقِدٌ عَلَى افْتَحَى
الْأَبْيَاءَ أَفْضَلُ مِنَ الْأَوْلَيَا ۖ

بیشک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کرانبیائے
کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام سے
افضل ہیں۔

حدیقة ندیم شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے:
التفضیل علی بنی تفضیل علی کل بنی یه
کسی غیر بنی کو ایک بنی سے افضل کہنا تمام انبیاء میں
تفضیل بنی تفضیل علی کل بنی یہ
افضل بتانا ہے۔

شرح عقائد نسفی مطبع قریم ص ۲۱۵ پھر طریقہ محمدیہ وحدیۃ ندیر ص ۲۱۵ میں ہے،
واللہ فقط لہما (تفصیل الولی علی النبی) مرسلا
کات اولاً (کفر و ضلال کیف و ہو تحقیر
للنبی) بالنسبة الى الاول (و خرق الاجماع)
جیسے جمیع المسلمين علی فضیلۃ النبوی علی
الولی المُحْمَد باختصار کئے۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد اصحفہ ۱، ۵ میں ہے: **النبي افضل من الولی و هوا مر مقطوع به**
**خلاف کنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین سے
 والسائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من**
الشرع بالضرورۃ.

روافض کے مجہدین حال نے اپنے فتووں میں ان صریح کفر و کا صاف اقرار کیا ہے۔

یہ فتویٰ رسالتہ تکملہ رو روا فض و رسالتہ اظہار الحجۃ مطبوعات مطبع صبح سادق سیتا پور ۱۴۹۳ھ

و ۱۸۶۴ء میں مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتویٰ (۲): کیا فرماتے ہیں مجہدین دین اس مسئلہ میں کوئی مصطفیٰ علی مرتفعہ علیہ السلام از سائر انبیاء سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ بنیوا تو جروا۔

الجواب : افضل ہیں، اللہ جانتا ہے۔ (ت)

ہو العالم ۱۴۸۳

فتویٰ (۱) : چہ می فرمائند مجہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفیٰ علی مرتفعہ علیہ السلام از سائر انبیاء سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل ست یا نہ؟ بینوا و توجروا۔

الجواب : افضل ست واللہ یعلم۔

ہو العالم ۱۴۸۳

الراقم میر آغا عنی عنہ

فتویٰ (۲) : چہ می فرمائند دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمیع کردہ عثمان تحریف از تحریج آیات ماذ جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ؟

جواب : ایں امر بر سریل بزم وقطع ثابت نیست لیکن متھل ست۔ واللہ یعلم۔ ہو العالم ۱۴۸۳

الراقم میر آغا عنی عنہ

فتویٰ (۳) : مسئلہ دوم مرتبہ اہلیت نبوی صلووات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتفعہ از سائر انبیاء افضل ست یا نہ؟

جواب : البتہ مرتبہ ائمہ بدی از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولو العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلووات اللہ علیہ زیادہ بود ورتہ جناب امیر کا بھی۔

فتویٰ (۳) : دوسرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت صلووات اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتفعہ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں؟

جواب : البتہ ائمہ بدی کا مرتبہ تمام انسیاں بلکہ رسولوں سے ما سوائے خاتم المرسلین صلووات اللہ علیہ کے زیادہ تھا اور ربہ جناب امیر کا بھی۔

سید علی محمد ۱۴۹۳

سید علی محمد

فتویٰ (۳) : ساتواں مسئلہ، عثمان کے جنم کر دہ
قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟
جواب : قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف
کرنے والے کی تحریف نظم قرآن یعنی ترتیب آیات میں
فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان
سے واضح ہے، اور یونہی اہلیت علیہم السلام کی
فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے
قرآن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔

فتویٰ (۴) : مسئلہ سبقہ در قرآن مجید جمع کردہ
عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ؟
جواب : تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف
قرآن در نظر فسروں آن لیعنی ترتیب آیات از کلام
تفسیرین فرقیین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البيان
و سچنیں نقصان بعضی آیات وارده در فضیلت
اہلیت علیہم السلام مدول قرآن بسیار و آثار
بلیشاً مار۔

سید محمد علی ۱۲۶۳

روافض علی العالم اپنے مجتہدوں کے برداکار ہوتے ہیں، اگر بلکہ ض غلط کوئی جاہل رافضی ان سخن کفروں
سے خالی الذہن بھی ہو تو فتویٰ مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بلکہ باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی
رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدان کے فتویٰ بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہو گا کہ ان کفزوں کی وجہ سے اپنے
مجتہدوں کو کافرنکے گا، بلکہ انھیں اپنے دین کا عام و پیشوای و جہادی جانے کا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین
کو کافرنہ مانے خود کافرم تدہے۔ شفاعة شریعت ص ۳۶۲ میں انھیں اجتماعی کفر کے بیان میں ہے:

ولهذا انکفر من لم يكفر من دان بغیر ملة
هم اسی واسطے کافر کئے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں
کو کافرنکے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک
ر کیے یا ان کے مدہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے
سامنہ اپنے آپ کو مسلمان جتنا اور اسلام کی حقانیت
اور اس کے سوا ہر مدہب کے باطل ہونے کا اعتقاد
رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر
کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اُسی سے صفحہ ۳۲۱ اور فتاویٰ برازیل جلد ۳۲۲ صفحہ ۳۲۲ اور در در وغیر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور
فتاویٰ خیریہ جلد اول صفحہ ۹۵ و ۹۶ اور در محنت صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے:

من شک فی کفرة و عذابه فقد کفر لے جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بالیعنی خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود روا فض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی، علامہ فوہج آفندی و شیخ الاسلام عبداللہ آفندی و علامہ حامد عمامی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں،

هؤلاء الكفارة جموعاً بين أصناف الكفر يكابر طرح طرح لکفروں کے مجھ میں جوان کے کفر و من توقف في كفرهم فهو كافر مشاهيم میں توقت کرے خود اعفیں کی طرح کافر ہے احمد مختصر۔

علامہ ابوالسعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کوکبی شرح فائدہ سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحادیۃ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں،

اجمیع علماء الاعصار علی ان مت شک تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جوان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

تتبییہ حلیل؛ مسلمانو! اصل مدارض و دیات دین میں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیکی ثبوت کے سبب مطلقاً بر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نفس قطعی اصلانہ ہو جب بھی اُن کا وہی حکم رہے گا کہ مثکر یقیناً کافر مثلاً عالم بھیج اجزاً اُن حادث ہونے کی تصریح کسی نفس قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان وزمین کا حدوث ارشاد پر اسے مگر با جماعت مسلمین کسی غیر حداکو قدم مانتے والا قطع کافر ہے جس کی اسانید کثیرہ فیقر کے رسالہ مقامہ الحدید علی خدا المنطق المجدید امیں مذکور تو وہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔ اعلام امام ابن حجر صدیقی میں ہے،

زاد النووى ف الروضۃ افت الصواب علامہ فوہجی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست

تفییدہ بما اذا جحد مجمع‌عاليه یعلم من
دین الاسلام ضرورة سوا کان فیہ نص
امر لا۔

یہ ہے اسے اس چیز سے مقید کیا جائے جس کا ضروریات
اسلام سے ہونا بالاجماع معلوم ہو اس میں کوئی
نص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسحور نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم جو بحمد اللہ تعالیٰ
شرقاً غرباً قرآن فقرت آتیہ سوبوس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمان بلکم وکا
وہی تنزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں
میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی، اسی کا نفع و زیادت و تغیر و تحریف سے
مصنوع و محفوظ، اور اُسی کا وعدہ حَدَّ صَادِقَ أَنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ میں مراد و محفوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین ہے
نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھیں تیرہ سوبوس سے آج تک ہے یہ تو نفع و تحریف سے
محفوظ نہیں، ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دن ان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامنہ میں اصلی قرآن
بلع لکھاں میں دبائے ملبوثی ہے اُنالہ لحافظوں کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو اُسی محض مبدل
ناقص ناممکن پر کرائیں گے اور اس اصلی جعلی کو حرج

www.alahazratnetwork.org

برائے نہادن چہ شک و چہ زر

(درکھنے کے لئے پتھر اور سونا برایہ ہیں۔ ت)

کی کوہ میں چھائیں گے، گویا حافظوں کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے، انھیں اس کی
پرچھائیں نہ دکھائیں گے، بعض تاپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدلت جائے
مگر علم الہی ولوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے حالانکہ علم الہی میں کوئی شے نہیں بدلت سکتی، پھر قرآن کی
کیا خوبی نکلی۔ توریت و انجیل درکار، محلہ سی محلہ روی سی روی کوئی تحریر جس میں مصنوع کا ایک لفظ ٹھکانے نے رہا
بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہو گئی ہو علم الہی ولوح محفوظ میں یقیناً بہتر برداشت ہے ایسی تاپاک تاویلات ضروریات
دین کے مقابل نہ مسحور ہوں نہ ان سے کفر و ارتاد اصلاح دفعوں ہوں، ان کی حالت وہی ہے جو خیر یہ نے آسمان کو
بلندی، جہریل و ملائکہ کو قوت خیر، الجیس و شیاطین کو قوت بدی، حشر و نشر و جنت و نار کو تحفظ روحانی
نہ جسدی بنایا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین، ایک دوسرے شفیق نے نبی بالذات سے
بدل دیا، ایسی تاویلیں سُن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں، بت پرست لا الہ الا اللہ

کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے یعنی خدا کے برادر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑا کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لافٹی الا علی لا سیدت الا ذوالفقار (علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی متوار نہیں۔ ت) وغیرہ محاوارات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مردان یا مدعیان اسلام کے مکروہ اور ایام سے نجات و شفا ہے و باللہ التوفیق والحمد للہ رب العالمین۔

بایحکمہ ان رفضیوں تبریزیوں کے باب میں حکم یقینی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العجم کفار مرتدین ہیں اُن کے ہاتھ کا ذبح مردار ہے ان کے ساتھ منکحت نہ حرام بلکہ خالص زنا ہے معاذ اللہ مرد رفضی اور عورت مسلمان ہوتیہ سخت قهر الہی ہے۔ اگر مرد سُنّتی اور عورت ان خیشوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہو گا مخصوص زنا ہوگا، اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سُنّتی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی سستی ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں، رفضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے مال بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سُنّتی تو سُنّتی کھمی مسلمان بلکہ کسی کا فرکے بھی یہاں تک کہ خدا پانے ہم مذہب رفضی کے ترکہ میں اس کا حصہ پہنچھ رہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جوں سلام سب سخت کبیرہ اشت حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انھیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجای تمام ائمہ دین خود کا فربے دین ہے، اور اُس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو گوش ہوش سنیں اور اس پر عل کر کے پچھے مسلمان سُنّتی نہیں، و باللہ التوفیق واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلمہ و علمہ حجل مجدہ اتم دا حکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

كتب

عَفْ عَنْهُ بِسَمْدَنَةِ الْمُصْطَفَى الْأَعْمَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمدی سُنّتی قادرے
عبد المصلطف احمد رضا خاں